سوال

(381)زکوۃ کے مال سے مدرس کی تنخواہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے موجودہ معاشرے میں زکوٰۃ کا کاروبار ایک مصرف دینی مدارس ہیں۔ کیا نبی اکرمﷺ کے دَور میں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دَور میں دینی مدارس کو زکوٰۃ دی جاتی تھی۔ اب ہمارے ان مدارس میں کچھ بچے ایسے بھی ہیں کہ جن کے والدین مالدار ہوتے ہیں۔ ان بچوں کے قیام و طعام کے اخراجات مدرسہ ہی برداشت کرتا ہے کیا ان بچوں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ ہو سکتی ہے؟ اساتذہ کرام کی تنخواہیں بھی اسی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں۔ کیا یہ موجودہ مصرف جائزہے؟ (محمد اشرف ضلع جہلم) (۵جون ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دینی مدارس میں زکوٰۃ کے مستحق امیر کے علاوہ صرف غریب طلبہ ہیں۔ زکوٰۃ کے مال سے مدرس کو بھی تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر غنی ہو تو اُسے بچنا چاہیے۔ اس امر کی تائید قرآن کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

لِلفُقَراءِ الَّذينَ أُحصِروا فى سَبيلِ اللَّهِ لا يَستَطيعونَ ضَربًا فِى الأَرضِ ... سورة البقرة ٢٧٣

یہ صدقات ان فقیروں کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بند ہیں۔ زمین میں سفر نہیں کر سکتے یعنی تجارت وغیرہ نہیں کر سکتے۔ (کیونکہ سفر کرنے سے دین کا کام بند ہو جاتا ہے)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:317

محدث فتویٰ